وزارت داخلہ کی حکمت عملی:

ہم یقین رکھتے ہیں کہ وزارت کی کارکردگی کو بڑھانے کے لیے ضروری ہے کہ پہچان کے عمل کی مشق کو یقینی بنایا جائے اور مختلف منصوبوں کو ایک مقررہ مدت میں دستیاب وسائل کی مدد سے پایہ تکمیل تک پہنچایا جائے۔ ہمارا مقصد یہ ہے کہ شفاف طریقے سے نئی پالیسیاں وضع کر کے حکومت کے لیے قابل قدر آمدنی کے حصّول کو ممکن بنایا جائے۔ ہم چاہتے ہیں کہ وزارت میں ایک بہترین احتساب کے عمل کو لاگو کر کے وزارت کے مشکوک شہرت کے حامل نااہل حکام کے مذموم عناصر کو غیر فعال بنایا جائے۔ ایک بہتر کارکردگی کے لیے ایک نظام متعارف کروایا جائے۔ ان پالیسوں کو نافذ کرنے کا مقصد یہ ہے کہ وزارتِ داخلہ کے ریکارڈ کے نظام کو بہتر بنایا جائے تاکہ فوری طور پر ریکارڈ تک رسائی ممکن ہو سکے اور فائلنگ کا نظام بہتر کیا جائے تاکہ سرکاری خط و کتابت میں بہتری آسکے۔

وزارتِ داخلہ کے مختلف محکموں کی کارکردگی کا بنیادی ماڈل درج ذیل ہے۔

احتساب کا عمل

نئی پالیسیوں کا نفاذ

ٹیکنالوجی کے ذریعے منظّم عمل

سہولیات میں بہتری:

ترمیم شدہ طریقہ کار

شہریوں میں مساوات / وی آئی پی کلچر کا خاتمہ

منصوبہ بندی میں بہتری

انتظامی خلاصہ

پاسپورٹ اور امیگریشن

احتساب کا عمل:

محکمے کی 23 افسران کے خلاف اپنے اختیارات کا ناجائز استعمال اور عوام کو پریشان کرنے کے جرم میں تادیبی کاروائی عمل میں لائی گئی اور ان کی خدمات کو موقوف کر دیا گیا اس کے علاوہ ایجنٹ مافیا کے خلاف بھی فوری کاروائی عمل میں لائی گئی۔

نئی پالیسوں کا نفاذ:

ٹیکنالوجی کے ذریعے منظّم عمل:

5 ممالک (بیجنگ، کوپن ہیگن، ہیگ، میڈرڈ اور تاشقند) میں مشین ریڈایبل ویزا (MRV) اور میشن ریڈایبل پاسپورٹ (MRP) کے نظام کو فعال بنایا گیا ہے تاکہ وہاں مشین ریڈایبل پاسپورٹ اور ویزے کے کے حصّول کو یقینی بنایا جائے۔

10 ممالک میں اس سال اپریل تک مشین ریڈایبل ویزا (MRV) اور میشن ریڈایبل پاسپورٹ (MRP) نظام کی تنصیب کو ممکن بنایا جائے گا۔

CCTVs نظام کے ذریعے راولپنڈی میں تمام علاقائی پاسپورٹ دفاتر اور ہیڈ کوارٹرز کی نگرانی کے عمل کو یقینی بنایا گیا ہے۔ جلد ہی اس نظام کو وسیع کر کے پورے پاکستان میں تمام علاقائی پاسپورٹ دفاتر RPOs کی نگرانی کو ممکن بنایا جائے گا۔

12 اکتوبر 2013 سے پاسپورٹ کے ٹریکنگ سسٹم کو ایس ایم ایس نظام کے ذریعے فعال بنایا گیا ہے اور اس کے ذریعے تقریباً

2.1 ملین مشکلات کو حل کیا گیا ہے۔

سہولیات میں بہتری:

ہیڈکوارٹرز میں "مرکز برائے سہولیات" اور علاقائی دفاتر میں "معلومات کاؤنٹر" قیام کیے گئے ہیں تاکہ کے عام لوگوں کی شکایات کو دور کیا جا سکے۔

ڈیرہ اللہ یار، لورالائی، میانوالی، ملیر، نارووال اور چالاس میں نئے علاقائی دفاتر قائم کیے گئے ہیں۔ اس طرح پورے ملک میں علاقائی دفاتر کی تعداد 93 ہوگئی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ تمام ملک میں دور دراز علاقوں کو سہولیات فراہم کرنے کے لیے 73 علاقائی دفاتر کا قیام عمل میں لایا گیا ہے۔ ٹول فری ہیلپ لائن کے ذریعے 70, 000 ہزار شکایات پر کاروائی کی گئی ہے۔

ترمیم شدہ طریقہ کار:

جون 2013 کے بعد تقریباً 7 لاکھ پاسپورٹ کے اجراء وقت کو ممکن بنایا گیا ہے اوران سے حاصل ہونے والی آمدن سے 32 ارب روپے قومی خزانے میں جمع کیے گئے۔

اس کے علاوہ 531434 پاسپورٹ کی کلیرنس 1 جون 2013 تک ممکن بنائی گئی یہاں تک کہ حج کے دنوں میں بھی کام یکسائی کے ساتھ جاری رہا اور کوئی بھی کام التوا پذیر نہیں ہوا جو کہ بے مثال ہے۔

گزشتہ دہائی میں اس محکمے کی پیداواری صلاحیت تقریباً 2 ملین پاسپورٹ سالانہ تھی جو کہ موجودہ وسائل کی وجہ سے بڑھ کر گزشتہ 21 ماہ میں 4 ملین پاسپورٹ سالانہ ہوگئی ہے۔

عام پاسپورٹ کی تجدید کی مدت کو 5 سال سے بڑھا کر 10 سال کر دیا گیا ہے۔

ارجنٹ پاسپورٹ کی ترسیل کی مدت اب صرف 4 سے 5 دن اور نارمل پاسپورٹ کی مدت 10 سے 12 دن ہے۔

جون 2013 سے پاکستانی قومیت سے دستبرداری کے 3400 کیسیز اور شہریت رجسٹریشن کے 141 کیسیز التواء کا شکار تھے۔ اس عمل کو تیز کرنے کے لیے ایک طریقہ کار وضع کیا گیا تاکہ ان تمام کیسیز کو حل کیا جائے۔

ایک آن لائن منیجمنٹ سسٹم کا قیام عمل میں لایا گیا تاکہ 2000 سے زائد شکایات کو حل کیا جائے۔

آن لائن منیجمنٹ سسٹم کے ذریعے پورے ملک میں 0.6 ملین شکایات کو حل کیا گیا۔

نادرا

احتساب کا عمل:

افسران اور سٹاف کی Right sizing کے عمل کو مکمل کیا گیا اور 12 افسران (ڈائریکٹر جنرل) اور 40 عملہ کے افراد کو جعلی ڈگری اور غیر قانونی طریقے سے کارڈ کے اجراء کے لیے ملازمت سے برطرف کر دیا گیا۔

نئی پالیسیوں کا نفاذ:

غیر ملکی تقرری کے لیے آن لائن ٹیسٹ منعقد کرنے کے لیے نئی پالیسی وضع کی گئی۔

منصوبہ بندی میں بہتری:

نادرا نے اس سال پاکستان میں پہلی بار بغیر والدین اور لاوارث بچوں کے لیے ایک ایسی پالیسی وضع کی گئیجس کے تحت یتیم خانے کے سربراہ کو ان کے قانونی سرپرست کے لیے اہل قرار دیتا ہے۔ اس سلسلے میں اب تک 30 سے زائد یتیم خانوں کی رجسٹریشن کا عمل مکمل کیا گیا ہے

اور تقریباً 40 قانونی سرپرست کے سرٹیفکیٹ جاری کیے گئے۔

ٹیکنالوجی کے ذریعے منظم طریقہ عمل:

سول رجسٹریشن منیجمنٹ سسٹم کے ذریعے 1.8 ملین اہم واقعات کا اندراج کیا گیا اور اس کے تحت سول رجسٹریشن منیجمنٹ کے سرٹیفکیٹ جاری کیے گئے۔

نادرا کی جانب سے سم کارڈوں کی بائیومیٹرک تصدیق کا نظام ٹیلی مواصلات کمپنیوں کے لیے عمل میں لایا گیا جس کے ذریعے غیر قانونی اور غیر مجاز سموں کی ترسیل کے خطرے کو ختم کیا گیا۔ اس نظام کے ذریعے نادرا نے تمام ملک میں نئی سموں کے قانونی اجراء اور پرانی سموں کی تصدیق کو ممکن بنایا۔

سہولیات میں بہتری:

سیکورٹی کے نظام میں بہتری کے لیے نادرا ایک ایمرجنسی کمانڈ اینڈ کنٹرول سینٹر قائم کر رہا ہے جب یہ مکمل طور پر فعال ہو جائے گا تو یہ ملک کا پہلا ٹیکنالوجی کی بنیاد پر قائم کیا گیا سیکورٹی کا نظام ہوگا۔

ترمیم شدہ طریقہ:

نادرا کی جانب سے ایک ایسا نظام وضع کیا گیا جس کے ذریعے اسلام آباد میں بڑھتی ہوئی غیر قانونی آبادی پر نظر رکھنے کے لیے ایک سروے کروایا گیا جس میں گھریلو آبادی کے نوکروں سمیت مکمل اعداد و شمار کو مرتب کیا گیا۔ یہ ایک تصوراتی پراجیکٹ ہے جو کہ مئی 2014 میں شروع کیا گیا اور جی آئی ایس نقشہ کشی کی مدد سے اسلام آباد کے تمام سیکٹرز میں اعداد و شمار کو مکمل کر لیا گیا ہے۔ فی الحال کچی آبادی کے اعداد و شمار کے لیے یہ نظام کام کر رہا ہے جس کو چند ماہ میں مکمل کرنا ہے۔

36 سیکیورٹی خدوخال کے ساتھ سمارٹ قومی شناختی کارڈ-سمارٹ شناختی کارڈ برائے سمندر پار پاکستانی کا اجراء تیز کیا گیا ہے اور گزشتہ حکومت کے مقابلے میں کارڈز کے اجراء میں 250% اضافہ ہوا ہے۔

جڑواں شہروں کی آبادی کے حفاظت کو یقینی بنانے کے لیے نادرا نے جڑواں شہروں کو محفوظ کرنے کے پراجیکٹ کی تکمیل کو تیز کیا ہے جس میں 2000 کیمروں کی تنصیب شامل ہے۔

ڈیجیٹلائیزیشن:

پچھلے سال اکتوبر میں نادرا نے ایک بین الاقوامی بولی میں انڈیا اور دوسرے ممالک کے مقابلے میں تقریباً 5.8 ملین یو ایس ڈالر کی مالیت کا منصوبہ (سکیننگ اینڈ ڈیجیٹائزنگ آف سری لنکن کارڈ) حاصل کیا ہے۔

منصوبہ بندی میں بہتری:

سنٹرل جیل کراچی اور لاہور کے قیدیوں کی رجسٹریشن کا عمل جاری ہے اور اس وقت اس منصوبہ کی ملک کی دیگر جیلوں میں توسیع کی جا رہی ہے۔

نادرا نے پنجاب حکومت اور کے پی کے حکومت کے ساتھ اسلحہ لائسنس کے اجراء کے نئے معاہدے سائن کیے ہیں جن کے تحت شہریوں کے لیے سہولت مراکز (citizen facilitation centre) کا قیام عمل میں لایا گیا ہے اور تاکہ اسلحہ لائسنس کے اجراء کو ممکن بنایا جا سکے۔

اس مالی سال میں نادرا نے مندرجہ ذیل منصوبوں کا آغاز کیا ہے،

فیڈرل ریونیو بورڈ کا ٹیکس دہندگان کو کارڈ کا اجراء کا منصوبہ

سندھ اور پنجاب حکومت کے ساتھ کمپیوٹرائزڈ اسلحہ لائسنس اجراء کا منصوبہ

ای ٹول کا منصوبہ، نیشنل ھائی وے اتھارٹی

افغان مہاجر رجسٹریشن منصوبہ، یو این ایچ سی آر

رائے دہندگان کی فہرست کی چھپائی کا منصوبہ، الیکشن کمیشن آف پاکستان

فنگر پرنٹس کی توثیق/تصدیق، الیکشن ٹربیونل

گلگت بلتستان میں بچوں کی رجسٹریشن منصوبہ، پلان پاکستان

وکلاء شناختی کارڈ کی چھپائی، پنجاب بار کونسل

حکومتی ملازم کارڈ کا اجراء، سندھ حکومت

سول رجسٹریشن کا نظام، سوڈان حکومت

مشین ریڈایبل پاسپورٹ کا اجراء، کینیا حکومت

شناختی مینجمنٹ سروسز، نائیجیریا حکومت

شناختی کارڈ کی سکینیگ اور ،حکومتِ سری لنکا

قومی ادارہ برائے انسدادِ دہشت گردی (این اے سی ٹی اے)

نئی پالیسیوں کا نفاذ:

یہ ایک قومی ادارہ ہے۔ جو کہ ملک میں دہشت گردی کے خلاف ایک جامع قومی ایکشن پلان کے تحت بنایا گیا ہے اور اب یہ اپنے وسائل پورے ملک میں سختی کے ساتھ دہشت گردی کے خلاف عمل پیرا ہے۔

یہ ادارہ بطور نگران بھی کام کر رہا ہے تا کہ قومی داخلی سلامتی کی پالیسی کے نفاذ اور نگرانی کو یقینی بنایا جا سکے۔ اس کے علاوہ اس نے ایک پالیسی وضع کی ہے جس کے تحت کثیر جہتی نقطہ نظر سے پاکستان میں رہنے والے اور کام کرنے والے غیر ملکیوں کی کل تعداد سے متعلق ڈیٹا بیس، رجحان، جسمانی چیک اور تصدیق کے ذریعے ان کی سیکیورٹی کا خیال رکھا جاتا ہے خصوصاً چائنا کے لوگ جو ملک میں مختلف منصوبوں پر کام کر رہے ہیں۔ ملک کی تاریخ میں پہلی بار اس ادارے نے ملک کے لیے ایسے داخلی سلامتی کے آلات فراہم کیے ہیں جن کی ذریعے وفاقی یونٹس اور مسلح افواج نے ملکر ایسا نظام ترتیب دیا جس کی مدد سے صوبے اپنے علاقوں کی ضروریات کے مطابق مسلح افواج اور سول مسلح افواج کو تعنیات کر سکتے ہیں۔

سہولیات میں بہتری:

بروقت مواصلات کے ذریعے گزشتہ 20 ماہ کے دوران تقریباً 4000 دھمکیوں اور 1650 معلوماتی رپورٹ حاصل کی گئی ہیں۔

قومی ادارہ برائے انسداد دہشت گردی نے بگرام جیل، افغانستان سے 43 پاکستانیوں کو رہا کروایا۔ جن کی قسمت یوایس حکام کے بگرام سے جانے کے بعد غیر یقینی ہو گئی تھی۔

یہ ادارہ منصافہ سماعت ایکٹ اور اے ٹی اے (ترمیمی) ایکٹ کے فوری نفاذ کے لیے صوبائی اور وفاقی اداروں کے ساتھ تعاون/مسلسل رابطے میں ہے۔ اس کے علاوہ یہ پاکستان ایکٹ کے تحفظ اور نفاذ کے لیے صوبوں کی مدد کر رہا ہے۔

یہ ادارہ باقاعدگی سے پورے ملک میں ہونے والے دہشتگردی کے واقعات کا ماہانہ جائزہ/تجزیہ کرتا ہے جس سے پتا چلا ہے کہ ملک میں ہونے والے 9 دہشت گردی کے بڑے واقعات کے لیے دھمکیاں موصول ہو چکی تھیں ان واقعات میں کراچی ایئر پورٹ پر حملہ، تافتان میں شیعہ زائرین پر حملہ، آرمی گراؤنڈ اور رزمک میں دھماکے اور واہگہ بارڈر پر خودکش حملہ شامل ہیں۔

پورے ملک میں بائیومیٹرک تصدیقی نظام کے نفاذ کے قومی ادارہ برائے انسداد دہشت گردی نے ایک رہنما ایجنسی کا کردار ادا کیا ہے کیونکہ یہ ایک ایسا مسئلہ تھا جو انسداد دہشت گردی کی کوششوں میں سلامتی کے اداروں کو درپیش تھا۔ سموں کی بائیومیٹرک تصدیق کا عمل اس سال 12 اپریل تک

مکمل ہو جائے گا اور کسی بھی نئی سم کا اجراء بغیر بائیو میٹرک تصدیق کے ناممکن ہوگا۔

قومی ادارہ برائے انسداد منشیات (نارکوٹکس کنٹرول)

نئی پالیسیوں کا نفاذ:

بڑھتی ہوئی صنعت کو مکمل طور پر ترتیب دیا جائے تاکہ وہ نارکو کیمکل کی صنعت کی طرف نہ جائیں

ٹیکنالوجی کے ذریعے منظّم طریقہ عمل:

انڈسٹری کی مکمل طور پر رجسٹریشن

ترمیم شدہ طریقہ کار

منشیات کی طلب میں کمی لانے، علاج اور بحالی کے پروگراموں کا اجراء

ڈیجیٹلائیزیشن:

آن لائن پری کرسر کنٹرول نظام کا اجراء

منصوبہ بندی میں بہتری

منشیات کی روک تھام کے لیے بین الاقوامی تعاون کے معاہدوں اور یادداشتوں پر سائن

آئی سی ٹی انتظامیہ:

احتساب کا عمل

ICT پولیس کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ 2013-2014 میں حکام کی طرف سے کی گئی زیادتیوں کو چیک کریں۔

ICT کے 1934 کانسٹیبل سے انسپکٹر عہدے کے افسران کو گزشتہ سال کی اسی مدت کے دوران مختلف الزامات میں چھوٹی اور بڑی سزائیں دی گئی ہیں۔ ان محکمانہ سزاؤں کی تعداد 1292 ہے۔

نئی پالیسوں کا نفاذ:

آئی سی ٹی پولیس کی استعداد کار کو بڑھانے کے لیے 2000 افراد کا ایک یونٹ "مضبوط فسادات مخالف "ترتیب دیا جا رہا ہے۔ اس ماہ کے آخر تک پولیس کو Two water Canon اسلحہ سے لیس کیا جائے گا۔

ٹیکنالوجی کے ذریعے منظّم طریقہ عمل:

آئی سی ٹی پولیس نے 120 گاڑیوں پر مشتمل انٹیلیجنٹ موبائل وریفکیشن نظام کو متعارف کروایا ہے۔ اس کے علاوہ ہائی پروفائل دہشت گردی کے حملوں مثلاً شہباز بھٹی کیس، ڈینش سفارتخانے پر حملہ اور لونا کیپرس ہوٹل پر حملہ میں ملوث دہشت گردوں کو گرفتار بھی کیا ہے۔

سہولیات میں بہتری:

ICT ایڈمن نے ون ونڈو سروس سنٹر کا قیام عمل میں لایا ہے تاکہ وہاں کے رہائشیوں کو ایک چھت نیچے تمام عوامی خدمات کی سہولت میسر آئے۔

اس کے علاوہ بھی ایک سروس سینٹر ICT کی تمام خدمات کو ساتھ ساتھ پورا کر رہا ہے۔

سی ڈی اے G-7 میں قائم کیا جا رہا ہے جس کے سلسلے میں کام جاری ہے۔

ترمیم شدہ طریقہ کار: گزشتہ مالی سال میں لینڈ ریونیو کے ذریعے ملک آمدن میں پچھلے سال کی نسبت 18% اضافہ ہوا ہے۔ 2012-13 میں لینڈ

ریونیو کی سالانہ آمدن 486 ملین روپے تھی جبکہ 14-2013 میں کل آمدن بڑھ کر 577 ملین روپے ہوگئی ہے۔ یہ سب آئی سی ٹی انتظامیہ کے عوام کے املاک کی خرید وفروخت میں جانچ پڑتال کے لیے اٹھائے جانے والے اقدامات کی بدولت ہوا ہے اور ریونیو عملہ کی موجودگی کو بھی یقینی بنایا گیا تاکہ وہ لوگوں کے درمیاں املاک کی خرید وفروخت کے معاہدوں میں سہولت فراہم کریں- 14-2013 میں ملاوٹ شدہ خوراک کے خلاف مہم کے دوران مختلف خردہ فروش/پرچون فروش کے خلاف 1200 سے زائد کے چالان کیے گئے۔

ڈیجیٹلائیزیشن:

آئی سی ٹی کے لیے تمام زمین کے ریکارڈ کو کمپیوٹرائزڈ کرنے کا عمل جاری ہے۔113 جائیدادوں کے ریکارڈ کا اندراج مکمل ہو چکا ہے۔ تمام گاؤں/دیہاتوں کا ریکارڈ دسمبر 2015 تک آن لائن دستیاب ہوگا۔

منصوبہ بندی میں بہتری:

آئی سی ٹی ایک ایسے منصوبے کو منظم کر رہا جس کے تحت گاڑیوں کے لیے چپ بیسڈ رجسٹریشن کارڈ کا اجراء ممکن بنایا جائے گا۔ ان کارڈز کا اجراء جلد ہی شروع کیا جائے گا۔

آئی سی ٹی کے لیے دیہی ترقی کا منصوبہ وضع کیا جا رہا ہے اس میں دیہی آبادی کے لیے صحت کا بنیادی ڈھانچہ اور تعلیمی سہولیات بھی شامل ہیں- (ترلائی جنرل ہسپتال اور سواں نالا پر پل وغیرہ)

ایف آئی اے

احتساب کا عمل:

64 ممتاز عہدوں کے افسران کو ان کی بری شہرت کی وجہ سروس سے علیحدہ کر دیا گیا اور 47 افسران جو کہ اپنے سیاسی اثر ورسوخ کی وجہ سے دوسرے اداروں میں خدمات فراہم کر رہے تھے ان کو ان کے محکموں میں واپس بھیج دیا گیا۔

ٹیکنالوجی کے ذریعے منظم طریقہ عمل:

پاکستان خودکار انگلیوں کے نشانات کی شناخت کے نظام کی بحالی سے ایک ایسا ملک گیر انگلیوں کے نشانات کی شناخت کا ڈیٹا بیس حاصل کیا گیا ہے جس کے ذریعے جرائم پر گرفت قائم کرنے، سائبر کرائم کی صلاحیت کو بڑھانے اور غیر ملکی تربیت کاروں کی مدد سے ایف آئی اے کے intellectual Property Rights Wings کی کارکردگی کو بہتر بنایا جائے تاکہ مستقبل میں پیش آنے والے خطرات سے مقابلہ کیا جا سکے۔

بہتر سہولیات:

آئی بی ایم ایس نے پورے ملک میں بین الاقوامی ایئر پورٹ سمیت 26 میں سے 18 خارجی راستے اور امیگریشن چیک پوسٹ کا قیام عمل میں لایا ہے۔ آئی بی ایم ایس نے نادرا اور پی اینڈ آئی ڈیٹا بیس کی مدد سے جعلی دستاویزات پر بیرون ملک سفر کرنے والوں کی روک تھام کو یقینی بنایا ہے۔ انسانی خرید وفروخت/سمگلنگ کے متاثرین کی مدد کے لیے تمام ہوائی اڈوں پر ٹول فری ہیلپ لائن اور email سہولت کے ساتھ سہولیات کاؤنٹرز کا قیام عمل میں لایا گیا ہے

ملتان میں علاقائی ڈائریکٹوریٹ کا افتتاح

ترمیمی طریقہ کار:

پہلی دفعہ بجلی، گیس اور تیل کی چوری کی روک تھام کے لیے Anti-Theft unit تشکیل دیا گیا ہے۔ جس نے تقریباً 1200 مقدمات درج کیے ہیں اور 1000 سے زائد افراد کو گرفتار کیا گیا ہے۔ جس کے نتیجے میں قومی خزانے کو لاکھوں روپے کے ہونے والے نقصان کا خاتمہ کیا گیا ہے۔

کارکردگی کی بنیاد پر انعام دینے کے نئے نظام کو متعارف کروایا گیا ہے تاکہ حکومت کے لیے محنت کے کام کرنے والوں کی حوصلہ افزائی ہو سکے۔

گزشتہ 20 ماہ کے دوران 4300 سے زائد مقدمات انٹی کرپشن ونگ میں نمٹائے گئے ہیں اور تقریباً 4 ارب روپے کی وصولی کی گئی ہے۔

اقتصادی کرائم ونگ میں 1000 سے زائد مقدمات میں سے 500 سے زائد مقدمات میں جرائم پیشہ افراد کی گرفتاریاں عمل میں لائی گئیں اور 593 ملین روپے کی وصولی کی گئی۔ امیگریشن ونگ نے 1400 کے قریب انسانی سمگلرز اور 50 سے زائد اسمگلرز کی گرفتاری کی گئی۔ پچھلی مدت کی نسبت ایف آئی اے کی طرف سے گرفتاریوں کی تعداد میں 3 گنا اضافہ ہوا ہے۔

گزشتہ 20 کے عرصہ میں کل 7 ارب کی وصولیاں کی گئی جبکہ پہلی مدت میں یہ وصولیاں 40 لاکھ روپے سے بھی کم تھیں۔

ڈیجیٹلائیزیشن:

ایف آئی اے نے تمام ملک میں کی جانے والی وصولیوں کے ریکارڈ کے لیے ایک مستند مجاز اور عددی نظام متعارف کروایا گیا ہے۔

منصوبہ بندی میں بہتری

مقدمات کی سماعت میں التواء پذیری (12 ہزار سے زائد مقدمات ہیں جن کے لیے 20 سال کا عرصہ درکار رہے) کو کم کرنے کے لیے ایف آئی اے کے قانونی اور تفتیشی عمل کو فعال بنایا گیا۔

سول آرمڈ فورس / اے این ایف

نئی پالیسوں کا نفاذ:

پہلی بار CAFs اور FIA کے لیے شہدا پیکیج کا باقاعدگی سے آغاز کیا گیا ہے۔ اس کا مقصد صوبائی پولیس کی CAFs کی طرف سے دی گئی قربانیوں کو تسلیم کرنا ہے۔

RD کو فوری تحقیقات میں مدد کے لیے نادرا Verisys کی سہولت کی فراہمی کو یقینی بنایا گیا۔

بہتر سہولیات:

ایف سی بلوچستان کے تحت فیوژن سیل اور انسداد دہشت گردی کے لیے آپریشنل نروسنٹر (فعال اعصاب سینٹر) کا قیام عمل میں لایا گیا ہے۔ یہ نظام 26 نکاس اور 33 موبائل گشتی یونٹوں کی مدد سے کوئٹہ شہر کی سیکورٹی کے لیے بنایا گیا ہے۔ بلدیاتی انتخاب کے دنوں میں بھی یہ نظام شہر میں سیکیورٹی فراہم کرے گا

گزشتہ موسم گرما میں پہلی بار گلگت بلتستان سکاؤٹس نے اپنے بل بر Babusar کے مقام پر ایک چیک پوسٹ قائم کی ہے۔ اس چیک پوسٹ کے قیام کے بعد تقریباً 80000 مسافر جن میں غیر ملکی بھی شامل ہیں بحفاظت گلگت بلتستان پہنچے۔ یہ وہی علاقہ ہے جہاں اپریل 2012 میں شیعہ کلنگ کا واقعہ وقوع پذیر ہوا تھا۔

کینائن بریڈنگ اور ٹریننگ یونٹ کا قیام (سی بی & ٹی یو)

سندھ میں عوام کو سہولیات فراہم کرنے کے لیے CAF کے تحت اندرونِ سندھ اور کراچی میں 7 پبلک سکول کام کر رہے ہیں جہاں طلباء کو مفت درسی کتب اور وظائف دیے جاتے ہیں۔

ترمیمی طریقہ کار:

گزشتہ 20 ماہ کے دوران فرنٹیئر کانسٹیبلری نے تقریباً 300 ملین روپے قومی خزانے میں جمع کروائے ہیں۔ اس آمدنی کا ایک حصہ ملٹی نیشنل

کمپنیوں کو سیکیورٹی فراہم کر کے بنایا جاتا ہے۔

4000 سے زیادہ ایف کون اور ایف سی کے افراد فاٹا اور کے پی کے کے ہنگامہ خیز علاقوں میں پولیو مہم کے دوران پولیو انتظامیہ اور پولیو ورکرز کو تحفظ دینے میں مصروف عمل ہیں۔

قبائلی علاقوں میں عسکریت پسندوں کے خلاف بڑی اور چھوٹی کاروائیوں میں خیبر پختونخواہ کے 200 فرنٹیئر کے سپاہیوں نے جام شہادت نوش کیا۔ان کاروائیون کے نتیجے میں بھاری مقدار میں دیسی ساختہ بم، ہتھیار اور 2000 سے زائد مشتبہ عسکریت پسندوں کی گرفتاری عمل میں آئی۔

پاکستان رینجرز سندھ بڑے پیمانے پر صوبہ سندھ میں امن وامان اور سیکیورٹی کی بحالی کے لیے پولیس کی مدد کے لیے تعنیات ہیں۔گزشتہ سال ستمبر میں شروع ہونے والے کراچی آپریشن کے دوران پاکستان رینجرز سندھ نے 2577 ٹارگٹ آپریشن منظم کیے۔اور 12 ہائی پروفائل دہشت گرد، 146 ٹارگٹ کلرز، 27 اغوا برائے تاوان کے ملزمان، 205 بھتہ مافیا کے افراد سمیت 2577 افراد کی گرفتاری عمل میں لائی۔ان ٹارگٹڈ آپریشنز کی نتیجے میں رینجرز نے 30 مغویوں کو رہائی دلائی، 4384 ہتھیار اور 175388 مختلف اقسام کا گولہ بارود برآمد کیا۔ان کاروائیوں کے دوران فرض کی راہ میں 6 رینجرز نے جام شہادت نوش کیا اور 32 رینجرز زخمی ہوئے۔

تھانوں کی تعداد کو 23 سے بڑھا کر 28 کر دیا گیا اور اے این ایف انٹیلی جنس کے نیٹ ورک کو اہم شہروں وسعت دی گئی۔

ڈیجیٹلائیزیشن:

قومی خزانے کو نقصان سے بچانے اور کرپشن کی روک تھام کے لیے 1981 میں اپنے قیام کے بعد پہلی بار فرنٹیئر کانسٹیبلری کی تنخواہوں اور الاؤنسز کو AGPR کے ذریعے کمپیوٹرائزڈ کیا جا رہا ہے۔یہ عمل رواں مالی سال کے آخر تک مکمل کر لیا جائے گا اور اس کے مکمل ہونے کے نتیجے میں حکومتی خزانے میں لاکھوں ملین روپے کے نقصان سے بچایا جا سکتا ہے۔

تحقیقات اور مکمل باخبری میں مدد کے لیے انٹیلی جنس سوفٹ ویئر کا تقرر تعین

پی اینڈ آئی

احتساب کا عمل:

دو سال کی مدت کے اندر ایم آر پی/ایم آر وی کے دفاتر اپنے عمارات میں ہوں اور تکنیکی اور انتظامی ڈھانچے کی مدد سے پاسپورٹ/ویزا دفاتر سے ایجنٹ مافیا کے کردار کو ختم کیا جائے۔

نئی پالیسیوں کا نفاذ:

ٹیکنالوجی کی مدد منظم طریقہ عمل:

اگلے سال تک 56 دوسرے ممالک میں مشین ریڈایبل پاسپورٹ/ویزا دفاتر کا قیام اور فعال بنانا ہے۔اس منصوبے کی تکمیل سے ہماری بین الاقوامی ذمہ داری بھی پوری ہو جائے گی۔ICAOs نے اس کے ٹاسک کو مکمل کرنے کے لیے نومبر 2015 تک کا ٹائم دیا ہے۔

انٹیگریٹیڈ بارڈر منیجمنٹ سسٹم کا ECL اور بلیک لسٹ کی انضمام کے ساتھ ایک خودکار نظام بنایا جائے جس سے وزارت داخلہ کی لسٹ کو دیکھا جائے۔

بہتر سہولیات: تین ماہ کے اندر گھر پر پاسپورٹ کی ترسیل کی سروس شروع کی جائے گی۔

ترمیمی طریقہ کار:

(redacting آپریٹر کی مدد سے پاسپورٹ کے اجراء) بلک پرنٹنگ ٹیکنالوجی کی مدد سے پاسپورٹ کی اجراء اور چھپائی کے عمل کو بہتر بنایا جائے گا۔

منصوبہ بندی میں بہتری:

اگلے دو سال میں پاکستان کے باقی 73 اضلاع میں علاقائی دفاتر کا افتتاح

اگلے 6 ماہ میں پاکستان اور بیرون ملک پاسپورٹ رویز اجاری کرنے کے موجودہ نظام میں بہتری (مرکزی سرور) لائی جائے گی۔ اس کے بغیر توسیعی منصوبہ بندی / نئے علاقائی پاسپورٹ دفاتر یا بیرون ملک پاسپورٹ دفاتر کا قیام ممکن نہیں۔

اگلے سال تک ای-پاسپورٹ (چپ بیسڈ) کے اجراء کو ممکن بنایا جائے گا تاکہ ہوائی اڈوں پر تیز امیگریشن عمل میں لائی جاسکے۔

سول ڈیفنس

نئی پالیسیوں کا نفاذ

سول ڈیفنس ڈیپارٹمنٹ نے پی اے ایف کے تعاون سے ہنگامی حالات کی صورت میں عام عوام کو فوری صورتحال سے باخبر کرنے کے لیے جدید "Air Raid Warning System" منظم کیا ہے۔

ٹیکنالوجی کے ذریعے منظم طریقہ عمل:

اب تک 40 BDRVs اور 7 ربورٹس پنجاب، سندھ، کے پی کے، بلوچستان اور آئی سی ٹی کے حوالے کیے گئے ہیں۔

بہتر سہولیات:

ترمیمی طریقہ کار:

فیڈرل ڈیفنس ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ میں 25000 کے قریب ماسٹر ٹیریز کو تیار کیا گیا ہے۔ ہنگامی صورت حال میں عوامی ضروریات کے مطابق موبائل ٹریننگ ٹیموں کو بہتر آلات سے لیس کی گیا ہے۔

سول ڈیفنس سے تقریباً 500 ماہرین کو بم ناکارہ کرنے کی تکنیکی تربیت دلائی گئی ہے۔ صوبائی اور آئی سی ٹی پولیس کی خصوصی شعبوں کو غیر ملکی ماہرین سے C-IED, Advance C-IED, X-Ray اور تکنیکی استحصال کی تربیت دلائی گئی۔

منصوبہ بندی میں بہتری:

امریکہ اور برطانیہ سے تقریباً 65 Bomb Disposal Response Vehicles کا فراہمی عمل ابھی تکمیل کے مرحلے میں ہے۔

یا گاڑیاں بم ڈسپوزل لباس، جیمر، ایکس رے مشین، Disrupter کٹ، ہک اور لائن کٹ اور ربورٹ سے لیس ہیں۔